82627-نماز میں ایک رکن سے دوسرے رکن میں منتقل ہونے کی تکبیرات کب ہونگی؟

سوال

جب امام نماز پڑھائے تو تکبیر کب کہے، مثلا کیا وہ رکوع کرنے سے قبل تکبیر کہے یا کہ دوران رکوع یا رکوع میں جانے کے بعد؟

پسندیدہ جواب

ہر نمازی (چاہے وہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد) کے لیے مشروع یہ ہے کہ رکوع کے لیے اس کی تکبیر حرکت کے ساتھ ملی ہونی چاہیے، چنانچہ وہ جھکتے ہوئے تکبیر کہے، اور رکوع میں جانے سے قبل تکبیر ختم کردے؛ تو اس طرح اس کی تکبیر دو رکنوں کے درمیان ہوگی، یعنی قیام اور رکوع کے مابین.

سنت اس پر دلالت کرتی ہے کہ رکوع اور سجدہ میں جانے، اور اس سے اٹھنے کے لیے کی جانے والی حرکت کے ساتھ رکوع کی تکبیر ملی ہونی چاہیے جیسا کہ صحیح کی درج ذیل حدیث میں ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، پھر رکوع کرنے کے وقت تکبیر کہتے، پھر جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، پھر کھڑے کھڑے یہ پڑھتے:

"رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد"

پھر جب جھکتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، اور جب اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے حتی کہ نماز سے فارغ ہو جاتے، اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو بیٹھنے کے بعد تکبیر کہتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (789) صحیح مسلم حدیث نمبر (392).

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے کے لیے تکبیر اس وقت کہتے جب رکوع میں جانے کے لیے جھکتے تھے، اور سجدہ کی تکبیر سجدہ میں جاتے ہوئے کہتے تھے، اور سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر سر اٹھاتے وقت کہتے تھے....

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے شرح مسلم میں ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ جمہور علماء کا مذہب یہی ہے.

اور کچھ فقہاء نے اس میں شدت کی ہے، ان کی رائے یہ ہے کہ: اگر نمازی جھکنے سے قبل کھڑے ہی تکبیر کہنی شروع کردے، یا پھر رکوع میں جانے کے بعد اسے مکمل کرلے تو یہ کافی نہ ہوگی، بلکہ اس نے تکبیر ترک کردی؛ کیونکہ اس نے تکبیر اس کے مقام میں نہیں کہی.

اور تکبیر کے واجب ہونے کے قول کے مطابق اگر اس نے ایسا عمدا اور جان بوجھ کر کیا تو اس کی نماز باطل ہے، اور اگر وہ بھول کر کرے تو اس پر سجدہ سہو لازم آتا ہے.

لیکن صحیح یہ ہے کہ مشقت کو زائل کرنے کے لیے اسے معاف ہے.

مرداوی رحمہ اللہ "الانصاف" میں کہتے ہیں :

مجد وغیرہ کا کہنا ہے کہ : نیچے جانے اوراوپر اٹھنے اور جھکنے کی تکبیر کی ابتدا منتقل ہونے کی ابتدااور تکبیر کی انتہاء منتقل ہونے کی انتہاء کے وقت ہونی چاہیے، اوراگر وہ اس کے کسی جزء میں اسے مکمل کرلے تو یہ کفائت کر جائیگی (یعنی جب وہ اسے بغیر لمبا یہ مختصر کیے دو رکنوں کے مابین کرے) کیونکہ بغیر نزاع وہ اپنی جگہ سے نہیں نکلی.

اوراگر اس نے اس سے قبل تکبیر شروع کردی یا پھر اس کے بعد مکمل کی اور تکبیر کا کچھ حصہ اس سے باہر ہوا تو یہ اسے ترک کرنے کی مانند ہے؛ کیونکہ اس نے تکبیر اس کی جگہ میں مکمل نہیں کی، تو یہ رکوع میں قرآت مکمل کرنے کے مشابہ ہوئی، یا پھر بیٹھنے سے قبل تشہد پڑھنے کے مشابہ ہوا.

اس میں معافی کا بھی احتمال ہے؛ کیونکہ اس سے بچنا محال اور مشکل ہے، اوراس میں اکثر سہو ہوجاتا ہے، چنانچہ اسے باطل قرار دینے، یا اس میں سجدہ سہولازم کرنے میں مشقت ہے" انتہی مختصرا

دیکھیں : الانصاف (59/2).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

فقہاء رحمہم اللہ کہتے ہیں :

اگر وہ جھکنے سے قبل تکبیر شروع کردے، یا پھر اس نے رکوع میں جانے کے بعد تکبیر مکمل کی؛ تو یہ اسے کفائت نہیں کرے گی، کیونکہ ان کا کہنا ہے :

یہ منتقل ہونے کی تکبیر کے مقام دو رکنوں کے درمیان ہے، چنانچہ اگر اس نے اسے پہلے رکن میں داخل کردیا تو صحیح نہیں، اوراگر اسے دوسرے رکن میں داخل کرتا ہے تو بھی صحیح نہیں؛ کیونکہ یہ ایسی جگہ ہے جہاں یہ تکبیر شروع نہیں کی جاتی، چنانچہ قیام میں تکبیر شروع نہیں کی جائیگی، اور نہ ہی رکوع میں تکبیر شروع ہوگی، بلکہ قیام اور رکوع کے مابین تکبیر ہونی چاہیے.

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قول کی کوئی وجہ ہے؛ کیونکہ تکبیر منتقل ہونے کی علامت ہے، اس لیے اسے انتقال کی حالت میں ہی ہونا چاہیے.

لیکن یہ کہنا کہ : اگر اس نے رکوع میں جانے کے بعد تکبیر مکمل کی، یا پھر اس نے جھکنے سے قبل تکبیر کہنی شروع کردی تو اس کی نماز باطل ہے اس میں لوگوں کے لیے مشقت ہے، کیونکہ اگر آپ آج لوگوں کے حالات پر غور کریں تو اکثر لوگوں کو اس سے لاعلم پائیں گے، ان میں سے کچھ لوگ تو جھکنے کے لیے حرکت کرنے سے قبل ہی تکبیر کہہ دیتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو تکبیر مکمل کرنے سے قبل ہی رکوع میں چلے جاتے ہیں.

عجیب یہ ہے کہ بعض جاہل امام غلط قسم کا اجتھاد کرتے ہوئے کہتے ہیں : میں رکوع میں جانے سے پہلے تکبیر نہیں کہتا، اس کا کہنا ہے کہ : اگر میں نے رکوع میں جانے سے قبل تکبیر کہہ دی تو مقتدی مجھ سے سبقت لے جائیں گے، اور میرے رکوع میں جانے سے قبل جھک جائیں گے، اور ہوسکتا ہے میرے رکوع میں جانے سے قبل ہی وہ رکوع میں چلے جائیں، جو کہ ایک عجیب وغریب اجتھاد میں سے ہے؛ بعض علماء کے مطابق آپ کسی دوسرے کی عبادت صحیح کرنے کے لیے اپنی عبادت باطل کر بیٹھیں؛ حالانکہ مقتدیوں کو یہ حکم ہے کہ وہ آپ سے سبقت نہ کریں، بلکہ آپ کی اقتدا اور متابعت کریں.

اس لیے ہم کہینگے : یہ اجتھاد اپنی جگہ میں نہیں، بلکہ ایسا اجتھاد کرنے والے مجتھد کو ہم جاہل جھل مرکب کا نام دینگے؛ اس لیے کہ یہ جہالت ہے، اور وہ اپنی جہالت سے بھی جاہل رہا ہے.

چنانچہ ہم کہتے ہیں : جھکنے کے وقت تکبیر کہو، اور رکوع میں جانے سے قبل تکبیر ختم کرنے کی حرص رکھو، لیکن اگر رکوع میں جانے سے قبل تکبیر مکمل نہ ہو سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

صحیح یہ ہے کہ :

اگر رکوع میں جانے کے لیے جھکنے سے قبل تکبیر شروع کی اور اس کے بعد مکمل کی تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر اس نے جھکنے کے وقت شروع کی اور رکوع میں جانے کے بعد مکمل کی تو بھی کوئی حرج نہیں، لیکن افضل اور بہتر یہ ہے کہ حسب الامکان دونوں رکنوں کے درمیان ہونی چاہیے.

اور سمع اللہ لمن حمدہ اور انتقال کی باقی تکبیروں میں بھی اسی طرح کہا جائیگا، لیکن اگر وہ بعد والے رکن میں پہنچ جانے کے بعد تکبیر شروع کرے تو اس کی یہ تکبیر معتبر نہیں ہوگی" انتہی

ماخوذ از : الشرح الممتع

واللہ اعلم.